| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملفوظات میں تحریف آخر کیوں۔۔۔؟؟؟

خصوصی تحریر
ساجد خان نقشبندی

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

قارئین کرام بریلوی مذہب کے بانی مولوی احمد رضا خان کے ''ملفوظات'' اس کے بیٹے مولوی مصطفیٰ رضا خان نے جمع کئے اور ان کو شائع کروایا جب یہ ملفوظات شائع ہوکر عوام کے سامنے آئے تو اہل علم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان ملفوظات میں جگہ جگہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توہین اور من گھڑت واقعات و حکایات کی بھرمار ہے۔ چنانچہ اہلسنت نے ان گستاخانہ عبارات پر اعتراضات کئے اور اہل بدعت سے ان کی وضاحت طلب کی۔۔اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ لوگ ان گستاخیوں سے توبہ کرتے اور احمد رضا خان سے برأت کا اظہار کرتے۔۔لیکن انھوں نے ان گستاخیوں کو جواز فراہم کرنے کیلئے طرح طرح کی تاویلیں شروع کردیں۔مگر جب ہر طرح سے ان کا محاسبہ کیا گیا تو بریلوی حضرت نے ان گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے انتہائی بھونڈی حرکت کرتے ہوئے ان میں تحریف کردی۔ بریلویوں کی ہمیشہ سے یہ عادت چلی آرہی ہے کہ ان سے جب اپنے اکابرین کی گستاخیوں کا کوئی جواب نہیں بن پاتا تو یا تو اس میں تحریف کردیتے ہیں یا اس کتاب کو شائع کرانا بند کردیتے ہیں یا سرے سے اس کتاب کے ہی منکر ہوجاتے ہیں۔یہی حرکت حال ہی میں ''بریلوی دعوت اسلامی'' والوں نے کی کہ انھوں نے اپنے امیر ''مولوی الیاس قادری'' کی ایماء پر جب ملفوظات کا جدید ایڈیشن شائع کیا تو ان میں ان سب عبارات کو یا تو سرے سے حذف کردیا یا ان میں اس طرح ردوبدل کردیا کہ ان پر کوئی اعتراض وارد نہ ہو اور گویا قریبا سو سول بعد اپنے ''آلہ حضرت'' کی اصلاح کردی۔ بریلوی حضرات نے ان گستاخانہ عبارات میں تحریف کرکے خود اس بات کا اقرار کرلیا کہ ان عبارات میں واقعۃ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی گستاخیاں موجود ہیں اور یہ آج کی نوجوان نسل کو احمد رضا خان کی اس قسم کی بے سروپا تعلیمات سے آگاہ کرنا ہمارے لئے شرم و عار کا سبب ہے۔

الحمدللہ فقیر بریلویوں کی اس بے ہودہ حرکت اور بھونڈی سازش پر سے پردہ اٹھانے جارہا ہے اور احقاق حق و ابطال باطل کے تحت آپ کے سامنے ملفوظات کی اصل عبارت اور پھر تحریف شدہ عبارت پیش کرکے فیصلہ قارئین کرام پر چھوڑتا ہے کہ آخر بریلویوں کو ان ملفوظات میں تحریف کا خیال کیونکر آیا۔

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان اپنے ایک پیر بھائی برکات احمد کے جنازے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر پر گزرا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ! حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کی جنازے کی نماز پڑھنے الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا ۔یہ وہی برکات احمد ﷺ تھیں کہ محبت پیر و مرشد کے سبب انھیں حاصل ہوئیں ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۴۲﴾

اس ملفوظ کی خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ کس قدر گستاخی کی گئی ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کو اپنا مقتدی اور مولوی احمد رضا خان کو خود کو حضور ﷺ کا امام بنا کر اس پر اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں افسوس وہ ذات جو امام الانبیاء ہے اسے احمد رضا خان کا مقتدی بنانے پر فخر کیا جا رہا ہے ۔اب دیکھیں کہ اس میں کس طرح تحریف کر دی گئی ہے ۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر پر گزرا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ ! حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کی جنازے کی نماز پڑھنے ۔یہ وہی برکات احمد ﷺ تھیں کہ محبت پیر و مرشد کے سبب انھیں حاصل ہوئیں ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۴۲﴾

غور فرمائیں بیچ میں سے متنازعہ فیہ عبارت ''الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا'' کو بالکل حذف کر دیا گیا ۔کیوں ۔۔؟؟؟ یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے ۔

ملفوظات کی اصل عبارت

ایک بار عبدالرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آ پڑا چرانے والوں کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنو قارہ سے تھا، سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر ۔۔۔

اس عبدالرحمٰن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہو لیا تھا یہ وقت اس کے اس پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا خنجر لے کر اس کے سینے پر سوار ہوئے ۔الخ

﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۶۴ تا ۱۶۶﴾

قارئین کرام اس ملفوظ میں احمد رضا خان نے اسماء الرجال سے جہالت کی بناء پر ایک صحابی رسول ﷺ یعنی عبدالرحمٰن بن عبد القاری کو کافر خوک اور نہ جانے کیا کیا کہہ دیا حالانکہ جس عبدالرحمٰن کا اس واقعہ میں ذکر ہے وہ عبدالرحمٰن فزاری قبیلہ بنو فزارہ کا فرد تھا مگر احمد رضا خان اس کو قبیلہ بنو قارہ جس سے حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ تعالی عنہ کا تعلق تھا باور کراتے ہیں ۔اہلسنت کو اس پر شدید

اعتراض ہوا کہ اس میں ایک صحابی رسول ﷺ کی شدید توہین کی گئی ہے۔ بریلویوں نے اس گستاخی پر پردہ ڈالنے کیلئے جو شرمناک حرکت کی آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

ایک بار عبدالرحمن فزاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور ﷺ اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والوں کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا، سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر۔۔۔

اس عبدالرحمن فزاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہولیا تھا یہ وقت اس کے اس پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا خنجر لے کر اس کے سینے پر سوار ہوئے۔الخ

﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۲۹، ۲۳۰﴾

غور فرمائیں دونوں جگہ ''قاری'' کو ''فزاری'' سے تبدیل کر کے کس طرح اس گستاخی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی پھر احمد رضا خان کی عبارت ''اس کو قرات سے قاری نہ سمجھ لینا بلکہ بنو قارہ سے تھا'' کو بالکل حذف کر دیا گیا جس سے تمام باطل تاویلات (مثلاً کتابت کی غلطی وغیرہ) کی بیخ کنی ہو جاتی تھی۔ایسا کیوں کیا گیا۔۔؟؟ فیصلہ آپ حضرت نے کرنا ہے۔

ملفوظات کی اصل عبارت

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لے جاتے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی یہ نظر اول تھی بلا قصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالی عنہ آپ کے پیرو مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر۔ انھیں سیدی سجلماسی کی دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہئے ،عرض کیا حضور اقدس وہ سوتی تھی فرمایا سوتی نہ تھی سوتی میں جان ڈال لی تھی۔عرض کیا کہ حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔ ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۲۹﴾

غور فرمائیں ایسے شرم کے مقام جہاں فرشتے بھی الگ ہو جاتے ہیں کس طرح یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ ایک ولی اس مخصوص حالت میں بھی میاں بیوی کے درمیان موجود ہو کر ساری ''کاروائی'' دیکھ رہا ہوتا ہے۔اسلام میں تو نامحرم عورت کی طرف قصداً نظر اٹھانا بھی جائز نہیں اور بقول احمد رضا خان میاں بیوی کے جماع کے وقت پیر و مرشد حاضر ہوتے ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

موجودہ بریلویوں نے اس پورے بے سروپا من گھڑت واقعہ کو ہی حذف کر دیا ہے۔ملاحظہ ہو ملفوظات حصہ دوم ص ۲۳۴۔ایسا کیوں کیا گیا اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

ملفوظات کی اصل عبارت

حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ و قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کیلئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا ''مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے'' یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹھیں۔۔اور جل تھل بھر دئے ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے انھیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کا حرام ہے مرادنہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتار مسجد کو ہو لئے ۔خطبہ سنا۔جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لایموت ہے کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں۔۔﴿ملفوظات،حصہ دوم،ص ۲۰۸﴾

معاذ اللہ خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں کہ کس طرح ایک مجذوب کو خدا کی بیوی کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔بریلویوں نے اس گستاخی پر کس طرح پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ملاحظہ فرمائیں۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ و قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کیلئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا ''مینہ بھیجئے'' یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹھیں۔۔اور جل تھل بھر دئے۔﴿ملفوظات،حصہ دوم،ص ۲۷۸﴾

غور فرمائیں ''مینہ بھیجئے'' سے آگے کی عبارت ''یا اپنا سہاگ لیجئے'' کو ہضم کر لیا گیا اور اس آگے کی عبارت کو بالکل حذف کر دیا گیا کیوں۔۔؟؟؟ یہ سوال آپ نے حل کرنا ہے۔

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان نے ملفوظات کے صفحہ ۲۲۱ حصہ دوم میں کھانے پر بسم اللہ بھول جانے پھر یاد آنے کی دعا غلط بتائی جو اس طرح ہے ''بسم اللہ علی اولہ و اخرہ'' حالانکہ صحیح دعا ''بسم اللہ اولہ و آخرہ'' فقیر نے اس پر مضمون بھی لکھا تھا ملفوظات کے تمام ایڈیشنز میں یہ دعا اسی طرح موجود ہے۔جدید ایڈیشن میں ''آلہ حضرت'' کی اصلاح کرتے ہوئے اس دعا کو صحیح لکھ دیا گیا ہے۔ملاحظہ ہو ملفوظات حصہ دوم ص ۲۹۴۔

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان ایک جگہ ملفوظات میں علمائے اہلسنت سے اپنے بغض کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ

ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہے۔ ﴿ملفوظات حصہ دوم، ص ۲۲۷﴾

غور فرمائیں یہاں احمد رضا خان پر دیوبند سے دشمنی کا ایسا خبط سوار ہوا کہ ہیجانی کیفیت میں یہاں تک کہہ گئے کہ ان کا نکاح ''جانور'' سے بھی نہیں ہوتا۔ گویا احمد رضا خان صاحب کے مذہب میں جانوروں سے نکاح حلال و جائز ہے اس لئے دیوبندیوں پر حرام فرمارہے ہیں۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

دعوت اسلامی کے غازیوں نے احمد رضا خان کے اس شرمناک فتوے پر پردہ ڈالے کیلئے اس لفظ کو حذف کردیا اور اب عبارت اس طرح ہے کہ:

ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد محض باطل اور زنا خالص ہے ﴿ملفوظات حصہ دوم ص ۳۰۰﴾

غور فرمائیں کہ ''انسان ہو یا حیوان'' کو حذف کردیا گیا کیوں۔۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

ملفوظات کی اصل عبارت

حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا النظرۃ الاولی لک و الثانیۃ علیک پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہئے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی۔ خادم کو اشارہ ہوا انھوں نے آپ کی نذر کردی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کا ہے کی فلاں حجرے میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔ ﴿ملفوظات حصہ دوم، ص ۲۷۳، ۲۷۴﴾

قارئین کرام غور فرمائیں اس من گھڑت حکایت سے کس طرح یہ باور کروایا جارہا ہے کہ ولی ایک کنیز پر عاشق ہوگیا وہ بھی کسی اور کی پھر غور فرمائیں وہ تاجر اس کنیز کو مزار کی نذر کرتا ہے حالانکہ شرعی طور پر یہ وقف جائز نہیں کہ مزار میں ''ملکیت'' کی شرط نہیں پائی جاتی گویا ہبہ غیر شرعی پھر غور فرمائیں اس غیر شرعی ہبہ کو آگے پھر ہبہ کیا جاتا ہے اور کہا کہ فلاں حجرے میں لے جاؤ گویا مزار نہ ہوا عورتوں کی خرید و فروخت کا کوئی مرکز ہوگیا۔ بجائے یہ کہ بریلوی حضرات اس بے ہودہ حکایت سے برأت کا اظہار کرتے۔ بریلویوں نے سرے سے اس ملفوظ کو ہی غایب کردیا۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

جدید ایڈیشن میں اس پوری عبارت کو ہی حذف کر دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو حصہ دوم ص ۳۶۱۔

ملفوظات کی اصل عبارت

سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔ ﴿ملفوظات حصہ دوم، ص ۲۷۶﴾

غور فرمائیں ازواج مطہرات کا پیش کرنا ظاہر ہے یہ پیش کرنا اللہ ہی طرف سے ہوگا اور پھر الفاظ پر غور فرمائیں "شب باشی فرماتے ہیں" اگر میں کہوں کہ احمد رضا خان صاحب کی بیگم کو قبر میں ان کے والد صاحب یا کسی کمرے میں ان کے والد صاحب ان پر پیش فرماتے تھے اور وہ ان سے شب باشی کرتے تھے تو بریلوی حضرات شور کریں گے کہ آپ ہمارے حضرت کی گستاخی فرما رہے ہیں۔

جدید ایڈیشن میں اس گستاخی پر ایسا پردہ ڈالا گیا کہ باوجود کوشش کے بھی اب یہ عبارت آپ کو نہیں ملے گی۔

دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

ملفوظات حصہ دوم ص ۳۶۲ پر یہ ملفوظ موجود ہے مگر متنازعہ عبارت کو حذف کر دیا گیا ہے۔

ملفوظات کی اصل عبارت

عرض: یہ دعا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز ہے یا نہیں

ارشاد: وہابیہ کیلئے دعا فضول ہے۔ ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۸۶﴾

غور فرمائیں احمد رضا خان صاحب بغض میں کس قدر آگے چلے گئے کہ اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ ان کیلئے ہدایت کی دعا بھی نہ کرو حالانکہ بڑے سے بڑے کافر کے لئے اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ اس کا ہدایت پا جانا سرخ اونٹوں کے ملنے سے بہتر ہے حضور ﷺ مصلی پر بیٹھ کر ابوجہل جسے امت کے فرعون کا لقب ملا کیلئے ہدایت کی دعا رو رو کر رہے ہیں مگر احمد رضا خان کے دل کا بغض دیکھیں

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

موجودہ بریلوی حضرات نے اس سراسر غیر اسلامی ملفوظ کو ملفوظات سے نکال دیا ہے ملاحظہ ہو ص ۳۷۴۔

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں کہ

امنت بالذی امنت به بنو اسرائیل میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

اہلسنت کی طرف سے یہ اعتراض تھا کہ ایک طرف تو آپ احمد رضا خان صاحب کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ ان کے حافظے کا یہ عالم تھا کہ چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں ان کا قلم نکتہ برابر خطا کر جائے اللہ نے ناممکن بنا دیا دوسری طرف ان کو قرآن بھی صحیح طور پر یاد نہ تھا اور اکثر اپنی کتابوں میں غلط آیات لکھ دیتے تھے بلکہ ان کے کمزور حافظے پر تو باقاعدہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اب اسی آیت کو دیکھ لیں سورہ

یونس کی اس آیت کوغلط لکھا گیا اسمیں کتابت کی غلطی کا بہانہ بھی نہیں چلے گا اس لئے کہ ملفوظات کے تمام ایڈیشنز میں یہی غلطی ہے پھر ترجمہ بھی اسی غلط آیت کے مطابق کیا گیا ہے۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامه

موجودہ بریلوی حضرات نے اس آیت اور اس کے ترجمہ کوٹھیک کر کے اپنے ''اعلحضرت'' کی اصلاح فرمادی مگر بڑی خاموشی کے ساتھ جو اچھی بات نہیں۔

اصل ملفوظات کی عبارت

میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی بچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔ ﴿ملفوظات حصہ دوم ص ۳۱۱﴾

احمد رضاخان کے اس ملفوظات کو پڑھ کر ایک عام قاری کے ذہن میں یقیناً یہ سوالات آئیں گے کہ:

(۱) آخر ایک ضعیف عورت کو اٹھارہ بیس سال تک دودھ کیسے آتا رہا؟۔

(۲) اٹھارہ بیس برس کی لڑکی کیا کسی کی گود میں بیٹھ کر دودھ پی سکتی ہے وہ بھی ایک ضعیف عورت کی گود میں۔

(۳) احمد رضاخان کے اس گھرانے سے ایسے کیا تعلقات تھے کہ ان کے بارے میں اس قدر معلومات۔

(۴) کیا ان غیر محرمات کے اس لڑائی جھگڑے کو دیکھنا شرعاً جائز ہے۔

(۵) کیا شرعی طور پر احمد رضاخان کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ ایک نامحرم عورت کے سینے کو دودھ پلاتے ہوئے دیکھے۔

غرض اس قسم کے بہت سے سوالات احمد رضاخان صاحب کی ''پاکیزہ زندگی'' کی حقیقت کھولنے کیلئے ایک عام قاری کے ذہن میں آسکتے تھے۔ موجودہ بریلوی حضرات نے احمد رضاخان کی اس غیر شرعی شرمناک اور بدنظری پر مشتمل واقعہ پر اس طرح پردہ ڈالا کہ اس عبارت کو ہی ختم کر دیا گیا۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامه

موجودہ ایڈیشن حصہ دوم ص ۴۰۵ سے اس شرمناک عبارت کو ختم کر دیا گیا۔۔ کیوں۔۔؟؟؟

ملفوظات کی اصل عبارت

ایک صاحب اولیائے کرام میں سے تھے آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ عرض کی حضور بھی نوش فرمائیں آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اسوقت بادشاہ کے دل خطرہ آیا کہ یہ جو سب سے بڑا اچھا سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں گے تو جان لوں گا کہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جلسہ بڑا بھاری تھا دیکھا ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی ایک دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے

پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ بس یہ سمجھ گئے کہ وہ صفت جو غیر انسان کیلئے ہو سکتی ہے انسان کیلئے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کیلئے ہو سکتی ہے مسلم کیلئے کمال نہیں۔ ﴿ملفوظات حصہ چہارم، ص ۳۴۲،۳۴۳﴾

مولوی احمد رضا خان صاحب کے اس ملفوظ سے چند باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ بریلویوں کے گدھے کو بھی علم غیب ہوتا ہے، دوم مولوی احمد رضا خان صاحب اس میں فرماتے ہیں کہ علم غیب اور غیب کی باتیں تو جانوروں اور غیر مسلموں کو بھی ہو جاتی ہیں۔

اگر ایسا ہی ہے تو نہ معلوم بریلوی حضرات اولیائے کرام اور انبیاء عظام علیہم الصلوۃ والسلام کو ''غیب دان'' مان کر کون سے عشق کا ثبوت دے رہے ہیں؟؟؟ اور نہ ماننے والوں پر طرح طرح کے فتوے لگاتے ہیں۔ یہ کونسی فضیلت ہے جس میں کافر تو کیا حیوان بھی برابر ہے۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

شائد اسی وجہ سے بریلوی حضرات کو اپنے ''آلہ حضرت'' کا یہ ملفوظ کچھ پسند نہ آیا اور جدید ایڈیشن میں اس ملفوظ کو ''ہضم'' کر گئے۔ ملاحظہ ہو ملفوظات حصہ چہارم ص ۴۴۱۔

نوٹ: مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ تحریف شدہ ''ملفوظات'' کا مجموعہ آپ ان کی ویب سائٹ سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ملفوظات
مجدد مائۃ حاضرہ
فرید بک سٹال لاہور
مکمل 4 حصے
رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

اصل ملفوظات

ملفوظات ١٦٦ حصہ دوم

اس عبدالرحمٰن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے دعدہ جنگ ہولیا تھا
یہ وقت اُس کے اس پورا ہونے کا آیا۔ وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی۔ انہوں نے
قبول فرمائی، اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا، خنجر لے کر اس کے سینہ
پر سوار ہوئے۔ اُس نے کہا: میری بی بی کے لیے کون ہوگا!۔ فرمایا: نار، اور اس کا گلا
کاٹ دیا۔ سرکاری اونٹ اور تمام غنیمتیں اور وہ اسباب کہ بچا بچا کفار پھینکتے اور سلمہ
رضی اللہ تعالے عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے، سب لاکر حاضر بارگاہِ انور کیا۔
عرض۔ مجلس سماع میں اگر مزامیر نہ ہوں سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص
جائز ہے یا نہیں؟
ارشاد۔ اگر وجد صادق ہے اور حال غالب اور عقل مستور اور اس عالم سے
دور تو اس پر تو قلم ہی جاری نہیں ع
کہ سلطان نگیرد خراج از خراب،
اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو تثنی اور تکسر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ حرام ہے
اور بغیر اس کے اگر ریا و اظہار کے لیے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین
کے ساتھ تشبہ بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بن جاتی ہے
تو حسن و محمود ہے۔ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں:
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ: جو کسی قوم کا مشابہ بنے وہ انہیں
میں سے ہے"
اِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ فَتَشَبَّهُوْا اِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْكِرَامِ فَلَاحٌ
عرض اگر کوئی تنہا خشوع کے لیے نماز پڑھے اور عادت ڈالے تاکہ سب کے
سامنے بھی خشوع ہو تو یہ ریا ہے یا کیا۔
ارشاد۔ یہ بھی ریا ہے کہ دل میں نیت غیر خدا ہے یہاں ایک حدیث طویل
بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق ہے۔ عادت کریمہ تھی کہ کبھی شب میں
اصحاب کرام کا تفقد احوال فرماتے مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق

حصہ دوم ١٦٧

۔۔۔ نہ ہو۔
۔۔۔ معلن نہ ہو،
۔۔۔ مسئلہ بیان میں ارشاد ہوا کہ:
۔۔۔ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں، بیعت کے معنے نہیں جانتے۔ بیعت اسے
۔۔۔ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خضر
۔۔۔ ہوئے اور فرمایا: اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں۔ ان مرید نے
۔۔۔ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ
۔۔۔ خضر علیہ السلام غائب ہوگئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے، اور

۔۔۔ ور کے زمانہ میں بھی تجدید بیعت ہوتی تھی۔
۔۔۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ابن اکوع سے ایک جلسہ میں
۔۔۔ جہاد کو جا رہے تھے۔ پہلی بار فرمایا: سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے
۔۔۔ دیر بعد حضور نے فرمایا: سلمہ تم بیعت نہ کرو گے۔ عرض کی: حضور
۔۔۔ فرمایا وایضاً: پھر بھی۔ انھوں نے پھر بیعت کی۔ آخر میں جب سب
۔۔۔ سے فارغ ہوئے، پھر ارشاد ہوا: سلمہ تم بیعت نہ کرو گے۔ عرض کی
۔۔۔ دوبارہ بیعت کر چکا۔ فرمایا: وایضاً پھر بھی! غرض ایک جلسہ میں
۔۔۔ بیعت لی، ان پر تاکید بیعت میں راز یہ تھا کہ وہ ہمیشہ پیادہ جہاد فرمایا
۔۔۔ مجمع کفار کا تنہا مقابلہ کرنا ان کے نزدیک کچھ نہ تھا۔ ایک بار عبدالرحمٰن
۔۔۔ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم،
۔۔۔ پڑا، چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا، اسے قرأت سے
۔۔۔ بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے تھا، سلمہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ
۔۔۔ زدی کہ یا صباحاہ یعنی دشمن ہے مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ کوئی
۔۔۔ دی آتا ہے یا نہیں، تنہا ان کافروں کا تعاقب کیا وہ چار سو تھے

تحریف شدہ ملفوظات

حصہ دوم 230 ملفوظات اعلیٰ حضرت

ایک ہاتھ گھوڑے کی کونچوں (ٹخنے کے نیچے موٹے پٹھوں) پر مارتے وہ گرتا ہے سوار زمین پر آتا ہے، دوسرا ہاتھ اس پر پڑتا ہے وہ
جہنم جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کافروں کو بھاگنا دشوار ہوگیا۔ گھوڑوں پر سے اپنے اَسباب پھینکنے لگے کہ ہلکے ہوکر زیادہ بھاگیں۔
یہ اسباب سب ایک جگہ جمع فرماتے اور پھر وہی رَجز پڑھتے ہوئے ان کا تعاقُب کرتے اور انہیں جہنّم پہنچاتے یہاں تک کہ
شام ہوگئی۔ کافر ایک پہاڑی پر ٹھہرے اُس کے قریب دوسری پہاڑی پر انہوں (یعنی حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے آرام
فرمایا۔ دن ہونے پر وہ (یعنی کفار) اُتر کر چلے، وہ (یعنی حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُسی طرح اُن کے پیچھے اور وہی رَجز
وہی قتل یہاں تک کہ گردانھی۔ یہ قتل وتعاقب کرتے کرتے تھک گئے تھے، اندیشہ ہوا کہ مَبادا (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ) کفار کی مدد
آئی ہو۔ جب دامنِ گرد پھٹا تکبیروں کی آوازیں آئیں اور دیکھا کہ حضرت ابوقتادہ مع بعض دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھوڑوں پر
تشریف لا رہے ہیں۔ اب کیا تھا کفار کو گھیر لیا۔

حصہ دوم

۔۔۔ جلسہ میں تین بار بیعت لی۔ جہاد
۔۔۔ اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) نے فرمایا: "سلمہ
۔۔۔ پھر بھی۔" انہوں نے پھر بیعت
۔۔۔ تم بیعت نہ کروگے؟" عرض کی
۔۔۔ غرض ایک جلسہ میں سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ
۔۔۔ ١٨٠٧، ص ١٠٠٠)
۔۔۔ اور مجمع کفار کا تنہا مقابلہ کرنا ان

ملفوظات

ری کتاب "اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی" [1] میں ملیں گی جن سے ثابت ہوگا کہ حبیب کا

کا معاملہ ہے مگر وہابیہ کو عقل و ایمان نہیں۔

پنج آیت کا جواز

ے "پنج آیت" کا بھی جواز ثابت ہوا کہ وہ متفرق مقام سے آیات پڑھتے تھے

ں تعلیم فرمائی اس سے اتنا ثابت ہوا کہ نماز میں اَوْلیٰ یوں ہے۔

تَصَوُّرِ شیخ

س طرح حاصل ہوتا ہے؟

سامنے ہے اور اپنے قَلْب کو اُس کے قَلْب کے نیچے تصور کرکے اِس طرح سمجھے کہ

ض وانوار قلب شیخ پر فائض ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آرہے

ں کہ شجر وحجر ودر ودیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں

گے۔ احمد سلجماسی کا واقعہ غائب ہے

بچوں کی بَیْعَت

ہے؟

اجازت سے بیعت ہوسکتا ہے۔ (ملخصاً، سبع سنابل، سنبلہ ہفتم، ص ۲۰۳)

ے ذریعے چاند کا ثُبُوت

کا یا نہیں؟

ملاحظہ فرمایئے جس میں بدر کی طرح روشن کیا ہے کہ رویتِ ہلال میں تار

ملاحظہ کیجئے۔ [2] : یہ رسالہ فتاوٰی رضویہ مخرجہ، ج10، ص359 پر موجود ہے۔

اصل ملفوظات

بھی جواز ثابت ہوا کہ وہ متفرق مقام سے آیات پڑھتے تھے اور ارشاد ہوا تم ٹھیک پڑھو اور آگے جو انھیں تعلیم فرمائی اس سے اتنا ثابت ہوا کہ نماز میں اولیٰ یوں ہے۔

عرض حضور فنافی الشیخ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد - یہ خیال رہے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کرکے اس طرح سمجھے کہ سرکار رسالت سے فیوض وانوار قلب شیخ پر فائض ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آرہے ہیں، پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہوجائے گی کہ شجر وحجر ودر ودیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی، یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہوگی اور پھر بہر حال اپنے ساتھ پاؤ گے۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لے جاتے تھے، راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی - یہ نظر اول تھی، بلا قصد تھی - دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی، اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کے پیر ومرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر؟ انہیں سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں، سیدی عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے دوسری سے ہمبستری کی، یہ نہیں چاہیئے - عرض کیا: حضور اس وقت وہ سوتی تھی - فرمایا: سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈالی لی تھی - عرض کیا: کہ حضور کو کس طرح علم ہوا - فرمایا - جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا - عرض کیا: ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

عرض - بچوں کی بیعت کس عمر میں ہوسکتی ہے۔

ارشاد - اگر ایک دن کا بچہ ہو، ولی کی اجازت سے بیعت ہوسکتا ہے۔

عرض - اثبات ہلال میں تار پر اعتماد ہوگا یا نہیں!

ارشاد - میرا رسالہ ازکی الاہلال ملاحظہ فرمایئے جس میں بدر کی طرح روشن ہے کہ رویت ہلال میں تار اور خط کی خبر معتبر نہیں لیکن گنگوہی صاحب نے

اصل ملفوظات

عرض۔ حضور مجذوب کی کیا پہچان ہے۔

ارشاد۔ سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کریگا۔ حضرت سیدی موسٰے سہاگ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے، احمد آباد میں مزار شریف ہے۔ میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا۔ بادشاہ وقاضی واکابر جمع ہوکر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری۔ ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا: مینہ بھیجیے یا اپنا سہاگ لیجیے۔ یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امڈیں اور جل تھل بھر دیئے۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے، ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے، انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اُتار مسجد کو ہولیے۔ خطبہ سنا۔ جب جماعت قائم ہوئی۔ اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی۔ فرمایا: اللہ اکبر میرا خاوند حی لایموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا۔ اور یہ مجھے بیوہ کیے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا وہی چوڑیاں — اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاوروں کو دیکھا، کہ [illegible] تک بالیاں کڑے جوشن پہنتے ہیں۔ یہ گمراہی ہے صوفی صاحب تحقیق اور ان کا [illegible] زندیق۔

عرض۔ سچے وجد کی کیا پہچان ہے۔

ارشاد۔ یہ کہ فرائض وواجبات میں مخل نہ ہو۔ حضرت سید ابوالحسن احمد نوری پر وجد طاری ہوا۔ تین شبانہ روز گزر گئے۔ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ہمعصر تھے۔ کسی نے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حالت عرض کی: فرمایا نماز کا کیا حال ہے۔ عرض کی: نمازوں کے وقت ہوشیار

ملفوظات

...دیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدگویوں (یعنی بُرا کہنے والوں) سے میل جول کی...
...یوں کے پاس نشست وبرخاست (یعنی اٹھنے بیٹھنے) کی آفت کس قدر شدید ہوگی...
...الانبیاء (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اور **اللہ** عزّوجلّ تک۔

...ملازم بدمذہب ہوتو؟

...ہے؟
...صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کے دشمنوں سے جتنا اپنے دشمنوں سے رکھتے ہو۔

سچے مجذوب کی پہچان

...ت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔

...جذُوب کی دُعا کا اثر

...للہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب (مجذوب کی جمع) سے تھے، احمد آباد میں مزار شریف ہے۔
...ع رکھتے تھے۔ ایک بار قحط شدید پڑا۔ بادشاہ وقاضی واکابر جمع ہوکر حضرت...
...ں کیا دعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری ایک پتھر...
...اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر کہا: مینہ بھیجئے! یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی...

عبارت غائب آگے کی پوری
عبارت غائب

...ی ذکر آثار الولی، ص۴۴۸)

مَجْذُوب کی نماز

...میں جا رہے تھے، ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے، انہیں...
...مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے۔ اس پر انکار و مقابلہ...
...وساتھ ہولیے، خطبہ سنا۔ جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی...
...ؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔

ملفوظات

اصل ملفوظات

تعلق ایک بے اصل روایت

یا (تو) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) آبدیدہ (یعنی چشمانِ کرم سے آنسو جاری) ہوئے

فرمایا: آج میں بُراق پر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن میری اُمت برہنہ

تقاضائے محبت وشفقتِ اُمّت کے مُوافق نہیں۔ ارشادِ باری (عزّوجلّ) ہو

متی کی قبر پر بھیجیں گے۔" یہ روایت صحیح ہے یا نہیں؟

بہت سی روایات بالکل بے اصل و بیہودہ ہیں۔ کیا کہا جائے!

ت شروع میں بسم اللہ پڑھنا

اللہ پڑھ لینا کافی ہے؟

اس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے۔ ربُّ العزت (عزّوجلّ) نے اس سے فرمایا تھا

مْوَالِ — مال واولاد میں ان کا شریک ہو۔

بنی اسرآئیل: ٦٤)

میں شیطان شریک ہوتا ہے (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب اٰداب الطعام

عورت کے پاس جائے، اس کی اولاد میں شیطان کا ساجھا (شریک) ہوتا ہے

سان وشیطان کے مجموعی نُطفے سے بنتے ہیں۔ (کنز العمال، کتاب النکاح

کی ابتداء میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے فوراً "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہ

کر دیتا ہے (سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیہ علی الطعام

صلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں۔ یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہ اور

شیطان ہر وقت تمہاری گھات میں ہے، اس سے غافل کسی وقت نہ ہو!

والسلام کو وادی ایمن میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا تھا، فوراً غیب سے ندا آئی: اے حبیب تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت وعزت زیادہ ہوگی۔

ارشاد۔ یہ روایت محض باطل وموضوع ہے۔

عرض۔ شبِ معراج جب براق حاضر کیا گیا۔ حضور آبدیدہ ہوئے۔ حضرت جبریل نے سبب پوچھا: فرمایا: آج میں براق پر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن میری امت برہنہ پا پل صراط کی راہ طے کرے گی۔ یہ تقاضائے شفقت ومحبت امت کے موافق نہیں۔ ارشادِ باری ہوا یوں ہی ایک ایک براق بروزِ حشر تمہارے ہر امتی کی قبر پر بھیجیں گے!۔ یہ روایت صحیح ہے یا نہیں،

ارشاد۔ بالکل بے اصل ہے۔ ایسی ہی اور بھی بہت سی روایات بالکل بے اصل وبیہودہ ہیں، کیا کہا جائے۔

عرض۔ کھانے کے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔

ارشاد۔ ہاں کافی ہے بغیر بسم اللہ شیطان اس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے رب العزت نے اس سے فرمایا تھا، وَشَارِکْہُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ اولاد میں ان کا شریک ہو جو بغیر بسم اللہ کھائے پیئے اس کے کھانے میں شیطان شریک ہوتا ہے۔ اور بغیر بسم اللہ عورت کے پاس جائے، اس کی اولاد میں شیطان کا ساجھا ہوتا ہے۔ حدیث میں ایسوں کو مغربین فرمایا جو انسان وشیطان کے مجموعی نطفے سے بنتے ہیں۔ اگر کھانے کی ابتدا میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے فوراً بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ پڑھ لے کہ شیطان اسی وقت قے کر دیتا ہے اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں۔ یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب منہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف۔ ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا۔ طحطاوی میں اس سے ممانعت لکھی ہے۔ وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرور ہی پایا ہوگا بھر کا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجہ جلنا۔ بھوک پیاس میں حقہ بہت

اصل ملفوظات

ایک بدلقب ہوگا - انہیں رافضی کہا جاتے گا نہ جمعہ میں آئیں گے نہ جماعت میں
صالح کو برا کہیں گے تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا پینا نہ شادی
کرنا، بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا مرجائیں تو جنازے پر نہ جانا - عمران ابن حطان
اکابر علماء محدثین سے تھا اس کی ایک چچازاد بہن خارجیہ تھی اس سے نکاح کر
علمائے کرام نے منکر طعنہ زنی کی کہا میں نے تو اس لئے نکاح کر لیا ہے کہ اس کو
مذہب پہ لے آؤں گا، ایک سال نہ گذرا تھا کہ خود خارجی ہوگیا ؎

شد غلام کہ آب جو آرد   آب جو آمد و غلام ببرد

ع   شکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ رافضی یا رافضیہ جس سے شادی کی جائے
اگلے روافض کی طرح صرف بدمذہب ہو دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہو، آجکل کے
روافض تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں ان کے مرد یا عورت
کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑ
جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا، مسلم ہو
اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا اور اولاد ولد الزنا
میں ظہیریہ سے ہے اُحْکَامُہُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ اسی میں ہے لَایَجُوْزُ نِکَاحُ
الْمُرْتَدِّ مَعَ مُسْلِمَۃٍ وَّلَا کَافِرَۃٍ اَصْلِیَّۃٍ وَّلَا مُرْتَدَّۃٍ وَکَذَا لَایَجُوْزُ نِکَاحُ
الْمُرْتَدَّۃِ مَعَ اَحَدٍ۔

عرض - حضور صلح کل والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی اپنے پاس
ملنے آئے اور اس سے نہ ملا جائے۔

ارشاد - تہذیب سے اگر تہذیب نیچری مراد ہے، تو وہ تہذیب نہیں تخریب ہے
اگر تہذیب اسلامی مقصود ہے تو لوٰن سے ہم نے تہذیب سیکھی وہی منع فرماتے ہیں ایا
وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ان سے دور بھاگو، اور ان کو اپنے سے
کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں، حضرت عمر فاروق

ملفوظات

نے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

محدِّثین سے تھا، اس کی ایک چچازاد بہن خارجیہ تھی، اس سے نکاح کر لیا۔
نے تو اس لئے نکاح کر لیا ہے کہ اس کو اپنے مذہب پر لے آوں گا۔'' ایک

الصحابۃ، حرف العین، ج۵، ص۲۳۳)۔

آرد   آب جو آمد و غلام ببرد

نے کو گیا نہر کا پانی بھر آیا تو غلام کو بہالے گیا۔)

کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

س سے شادی کی جائے بعض اگلے روافض کی طرح صرف بدمذہب ہو،
عموماً ضروریاتِ دین کے منکر اور قطعاً مُرتد ہیں، ان کے مرد یا عورت کا
نی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی جُملہ (یعنی سب) مرتدین ہیں کہ ان کے مرد
یا کافرِ اصلی یا مرتد، محض باطل اور زِنائے خالص ہوگا اور اولاد وَلَدُ الزِّنا۔
عبارت ہی نہیں
حکَامُ الْمُرْتَدِّیْن'' (یعنی ان کے احکام مرتدین کی مثل ہیں) (الفتاوی الھندیۃ
میں ہے، ''لَایَجُوْزُ لِلْمُرْتَدِّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ مُرْتَدَّۃً وَّلَا مُسْلِمَۃً وَّلَا کَافِرَۃً
ۃٍ'' (یعنی مرتد مرد کا نکاح مرتدہ عورت سے جائز ہے نہ مسلمان عورت سے اور نہ ہی
جائز نہیں۔)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب النکاح، الباب الثالث، القسم السابع، ج۱، ص۲۸۲)

تہذیب یا تخریب!

ہیں کہ تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی اپنے پاس ملنے آئے اور اس سے نہ

اصل ملفوظات

حصہ سوم ۲۷۵

تے تھے اس دفعہ آخر دن پہنچے جو اولیائے کرام مزار مبارک پر
نے فرمایا کہاں تھے دو روز سے حضرت مزار مبارک سے پردہ
ہیں عبدالوہاب آیا، عبدالوہاب آیا۔ انھوں نے فرمایا کیا حضور کو
اع ہوتی ہے۔ انھوں نے فرمایا اطلاع کیسی حضور تو فرماتے ہیں کہ کتنی
فص میرے مزار پہ آنے کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں
تا ہوں اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے
رمایا ان پر خاص توجہ تھی اور ان کو بھی خاص نیازمندی تھی اسی وجہ
سے خاص محبت تھی۔ حدیث میں ہے جو کوئی دریافت کرنا چاہے کہ
س کی کس قدر قدر و منزلت ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ
منزلت ہے اتنی ہی اس کی اللہ کے یہاں ہے۔ حضرت سیدی
ولیائے کرام میں سے ہیں۔ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر
ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی
دیث میں ارشاد ہوا: اَلنَّظْرَۃُ الْاُوْلٰی لَکَ وَالثَّانِیَۃُ عَلَیْکَ۔
لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری
ر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی۔ جب مزار شریف پر

ا احمد بدوی کبیر کے مزار پر اولیاء کرام کا مراقبہ،
مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر امام شعرانی کو اولیاء حاضرہ سے دریافت کرنا۔
ناد کتنی ہی منزل سے کوئی میرے مزار کی حاضری کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ
ی حفاظت کرتا ہوں اسکی رسی کا ٹکڑا جاتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کریگا۔
ی امام عبدالوہاب شعرانی اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں۔
ات سے دوسری پر مواخذہ ہوگا۔
وی کبیر کا غیب پر مطلع ہونا۔

ملفوظات ۲۷۶ حصہ سوم

حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات
چھپانا نہ چاہیئے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز
تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار
اقدس کی نذر کی۔ خادم کو اشارہ ہوا انھوں نے آپ کی نذر کر دی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب
دیر کاہے کی فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔

عرض ۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد ۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر
تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کی آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے
ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ
جائے گا۔ ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں
کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ
شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کو حج کرتے ہوئے
لبیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اولیاء علماء شہداء کی حیات برزخیہ
اگرچہ حیات دنیویہ سے افضل اعلیٰ ہے مگر اس پر احکام دنیویہ جاری نہیں اور ان کا
ترکہ تقسیم ہوگا۔ ان کی ازواج عدت کریں گی اور حیات برزخیہ کا ثبوت تو عوام کے لئے بھی
ہے۔ حدیث میں ہے مثل مومن کی اس طائر کی طرح جو قفس میں ہے کہ جب تک
وہ قفس میں ہے اس کی اڑان اسی تک ہے اور جب اس سے آزاد ہوا تو اس کی اڑان
کتنی ہوگی۔ بعد مرنے کے سمع بصر ادراک عام لوگوں کا یہاں تک کہ کفار کا زائد ہو جاتا

ف ۱ : اپنے شیخ سے کوئی امر چھپانا نہیں چاہیئے۔
ف ۲ : انبیاء کرام کی حیات برزخیہ اور اولیاء و علماء کی حیات برزخیہ کا فرق۔
ف ۳ : بعد موت سمع و بصر و ادراک بڑھ جاتا ہے یہ عقیدہ اہلسنت کا اجماعیہ ہے مخالف گمراہ ہے

تحریف شدہ ملفوظات

ملفوظات اعلیٰ حضرت 361 حصہ سوم

اولیائے کرام کی شان

مؤلف : دوسری بار کی حاضری میں جو اِنعامات سرکار سے پائے ان کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''وہ خود اپنے
ہمانوں کی مدد فرماتے ہیں اور حُضُور تو حُضُور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حُضُور کی اُمّت کے اَولیائے کرام کی بھی یہی شان ہے۔''
حضرت سیّدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی مجلسِ میلاد مصر میں ہوتی ہے۔ مزار مُبارک پر آپ کی وِلادت کے دن ہر
سال مجمع ہوتا ہے اور آپ کا میلاد پڑھا جاتا ہے۔ امام عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ الربانی اِلتزام (یعنی پابندی) کے ساتھ ہر
سال حاضر ہوتے۔ اپنی کتاب میں بھی بہت تعریف لکھی ہے، کئی ورقوں میں اس مجلس کے حالات بیان کیے ہیں۔ مجلس تین
دن ہوتی ہے، ایک دفعہ آپ کو تاخیر ہوگئی، یہ ہمیشہ ایک دن پہلے ہی حاضر ہو جاتے تھے۔ اس دفعہ آخری دن پہنچے جو اَولیائے
کرام مزار مُبارک پر مُراقِب (یعنی مراقبہ کرنے والے) تھے، انہوں نے فرمایا: ''کہاں تھے دو روز سے؟ حضرت مزار مُبارک

اصل ملفوظات

ملفوظات ۲۷۶ حصہ سوم

حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز یہ ہے عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز حضور اقدس کی نذر کی۔ خادم کو اشارہ ہوا انھوں نے آپ کی نذر کر دی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کاہے کی فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔

عرض ۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد ۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسّی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدۃ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کی آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا۔ ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کو حج کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اولیاء علماء شہداء کی حیات برزخیہ اگرچہ حیات دنیویہ سے افضل اعلیٰ ہے مگر اس پر احکام دنیویہ جاری نہیں ان کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ ان کی ازواج عدت کریں گی اور حیات برزخیہ کا ثبوت تو عوام کے لئے بھی ہے۔ حدیث میں ہے مثل مومن کی اس طائر کی طرح جو قفس میں ہے کہ جب تک وہ قفس میں ہے اس کی اڑان اسی تک ہے اور جب اس سے آزاد ہوا تو اس کی اڑان کتنی ہوگی۔ بعد مرنے کے سمع بصر ادراک عام لوگوں کا یہاں تک کہ کفار کا زائد ہو جاتا [illegible]

ف۱ : اپنے شیخ سے کوئی امر چھپانا نہیں چاہیئے۔

ف۲ : انبیاء کرام کی حیات برزخیہ اور اولیاء و علماء کی حیات برزخیہ کا فرق۔

ف۳ : بعد موت سمع و بصر و ادراک بڑھ جاتا ہے یہ عقیدہ اہلسنت کا اجماعیہ ہے مخالف گمراہ ہے

ملفوظات

حصہ سوم 362

یق وَعدۂ الٰہیہ کے لیے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے [illegible]

شیۃ الصاوی، پ۴، ال عمران تحت الآیۃ: ۱۸۵، ج۱، ص ۳۴۰) اِس حیات پر وہی اَحکام [illegible]

واج کو نکاح حرام نیز اَزْواجِ مُطَہَّرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قُبور میں کھاتے پیتے [illegible]

زخیہ (یعنی عالَمِ برزخ کی زندگی) اگرچہ حیات دنیویہ (یعنی دنیوی زندگی) سے افضل [illegible]

۔ اور ان کا ترکہ تقسیم ہوگا، ان کی اَزْواج عِدَّت کریں گی۔

(زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، النوع الرابع، ج۷، ص۳۶٤ [illegible]

قبر والا آنے والے کو پہچانتا ہے

م کے لیے بھی ہے۔ حدیث میں ہے مثل مومن کی اس طائر (یعنی پرند) کی طرح [illegible]

وہ قَفَس میں ہے اس کی اُڑان (یعنی پرواز) اسی تک ہے اور جب اس سے آزاد [illegible]

الحدیث ۱۳۱٦، ج۱، ص۳٦۳ ملخصاً) بعد مرنے کے سَمْع، بَصَر، اِدراک (یعنی [illegible]

کا زائد ہو جاتا ہے اور یہ تمام اہلِ سُنَّت و جماعت کا اِجماعی عقیدہ ہے۔

جو خِلاف کرے گمراہ ہے کہ جس کسی کی قبر پر آدمی جاتا ہے اگر صاحبِ قبر [illegible]

ہی پاتا ہے اس کی آواز بلکہ اس کی پُچکل (یعنی قدموں کی آہٹ) سنتا ہے اور [illegible]

ان میری قبر پر آیا ہے۔

(کنز العمال، کتاب الموت، الحدیث ٤٢٣٧٢/٤٢٥٤٩، ج١٥، ص٢٥٤/٢٧٢ [illegible]

میں دبا دیا جائے تو اس کے اُوپر اگر توپ بھی چھوڑی جائے جب بھی نہ [illegible]

اک بڑھ جاتا ہے۔

کی زبان پر شیطان کا بولنا

اور وہ بیان کرتا ہے کہ میں فُلاں جگہ پیدا ہوا تھا اور تمام نشانیاں ظاہر کرتا ہے [illegible]

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اصل ملفوظات

زائد ہوئے، اس وقت تک تبرا سے انہیں نجات نہیں۔ یہ کیوں اس لئے کہ ... غاشیہ اٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہلِ باطل کا: رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ ... الْحَقُّ مَا لَهُ مِنْ صَدِيْقٍ: اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اسے ایسا کر دیا ... اس کا کوئی دوست نہ رہا۔

عرض: یہ دعا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: وہابیہ کے لیے دعا فضول ہے، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ ان کے لیے آ... ہے۔ وہابی کبھی لوٹ کر نہ آئے گا اور جو ہدایت پا جائے وہ وہابی نہ تھا ہو چلا تھا۔ کف... وہاں جا کر کہیں گے ہمیں واپس دنیا میں بھیج کہ تجھ پر ایمان لائیں، فرماتا ہے: وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ: اگر انہیں پھر بھیجا جائے تو وہی کریں گے جس سے پہلے منع کیا گیا تھا۔"

مؤلف: پنجشنبہ کے دن بعد عصر حسب معمول خط بنانے کے واسطے حجام حاضر ہو... اس کے ہاتھوں میں بدبو تھی، ناپسند فرما کر دھونے کے لیے ارشاد فرمایا۔

(پھر فرمایا) یہ بھی بے صبری و ناشکری ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و ... ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ تشریف لئے جا رہے تھے۔ راستہ میں نہایت لطیف خوشبو آئی، تمام لوگوں نے قصداً اسے سونگھا اور آپ نے ناک بند کر لی۔ آگے چل کر ایک نہایت تیز بدبو آئی، سب نے ناک بند کر لی مگر آپ کھولے رہے۔ لوگوں نے سبب پوچھا: ارشاد فرمایا: وہ نعمت تھی، میں نے خوف کیا کہ شاید میں اس کا شکر ادا نہ کر سکوں اور یہ بلا تھی اس پر میں نے صبر کیا۔

عرض: داڑھی چڑھانا کیسا ہے؟

ارشاد: نسائی شریف میں ہے: مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ فَاَخْبِرُوْهُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْءٌ مِنْهُ: جو شخص اپنی داڑھی چڑھائے اسے خبر ... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

ملفوظات

...ر اور کام کرتے ہوں گے اور بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ بھی ... ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اٹھ کر نماز کے بعد میرے لیے دعا کرتے ہوں گے۔ ...خباروں میں اور اشتہاروں میں، وہ اخبار و اشتہار تو ردی میں جل کر خاک ... کے دلوں میں لی گئی ہیں وہ قبروں میں ساتھ جائیں گی اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ ...

...نے والوں کو برا بھلا بھی کہا جاتا ہے

...وصال کو تیرہ سو برس سے زائد ہوئے اس وقت تک تبرے (یعنی برا بھلا کہ... ...غاشیہ اٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہلِ باطل کا "رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ ... ...رے عمر پر کہ حق گوئی نے اسے ایسا کر دیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔

(کتاب التمهيد لابن عبد الله، ج ٥، ص ١٢٢ ملخصاً)

صَبر اور شُکر

...عصر حسب معمول خط بنانے کے واسطے حجام حاضر ہوا اس کے ہاتھوں میں بدبو ... ...۔ ﴿پھر فرمایا:﴾ یہ بھی بے صبری و ناشکری ہے، سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ ... ...تہ میں نہایت لطیف خوشبو آئی تمام لوگوں نے قصداً اُسے سونگھا اور آپ نے ... ...بو آئی سب نے ناک بند کر لی مگر آپ کھولے رہے لوگوں نے سبب پوچھا ... ...ید میں اس کا شکریہ ادا نہ کر سکوں اور یہ بلا تھی اس پر میں نے صبر کیا۔"

...ھی چڑھانا کیسا ہے؟

اصل ملفوظات

ـمُ العَدَاوَةَ وَالبَغضَآءَ اِلٰی یَومِ القِیٰمَةِ - جب سب یہود و نصاریٰ قبل
ت ایمان لے آئیں گے تو عداوت کس طرح ہوگی۔ ف

کتا ہوں ف ۱ سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ان
ات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے پھر زمانہ بدلے گا، خیر سے شر کی طرف اسلام سے
طرف۔ یہود و نصاریٰ باقی نہ رہے ہوں گے سب مسلمان ہو گئے ہوں گے لیکن جو
نسلیں ہوں گی، ان میں یہود بھی ہوں گے نصاریٰ بھی ہوں گے ہنود بھی ہوں گے
سب طرح کے کافر ہوں گے ان کی آپس میں قیامت تک دشمنی و عداوت ہوگی
ض۔ یہ آیہ کریمہ عام ہے یا خاص: اِنْ مِّنْ اَھْلِ الکِتٰبِ الخ ف ۲
شاد۔ اس آیت کی دو تفسیریں ہیں، اگر موتہٖ کی ضمیر عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام
ت پھیری جائے تو یہ آیت ان سب کے واسطے ہوگی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے
پہلے جو ہوئیں۔ وہ کفر پر مرتے ہیں اسی طرح جو بعد میں ہوں گے وہ بھی کفر پر مریں گے
پ کے زمانہ میں جو کتابی ہوں گے ان میں سے وہ جو تلوار سے بچ رہے ہوں گے، کوئی
نہ ہوگا جو آپ پر ایمان نہ لائے۔

اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ موتہٖ کی ضمیر کتابی کی طرف پھرتی ہے۔ اب یہ آیت
رگی کوئی کتابی نہیں مرتا۔ مگر مرتے وقت جب اس کو عذاب دکھایا جاتا ہے، پردے
و یئے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں ایمان لایا اس عیسیٰ پر جس نے بشارت دی تھی احمد
للہ علیہ وسلم کی۔ لیکن یہ ایسے وقت کا ایمان ہوگا جب کہ نفع نہ دے گا۔ ایمان یاس ف ۳
ہے۔ جب نار سامنے ملائکہ عذاب سامنے اس وقت کا ایمان مفید نہیں۔ جب
ت ڈوبنے لگا بولا: اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ: (میں ایمان لایا

- صہ ۲۹۵ پر۔
- کتابی سب سیدنا مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔
- آیہ کریمہ وان من اھل الکتٰب الا لیومنن بہ قبل موتہٖ کی دو تفسیریں
- ایمان یاس کارآمد نہیں۔

اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے) فرمایا گیا اٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ (اب ایمان
لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا)
عرض۔ حضور قرآن شریف میں آیا ہے: وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ
حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ۔

سائل کی یہ عرض ختم نہ ہوئی تھی، ختم ہونے سے پہلے ہی ارشاد فرمایا: وَلَا الَّذِیْنَ
یَمُوْتُوْنَ وَھُمْ کُفَّارٌ۔ (پھر فرمایا) مسلمان کی توبہ یاس کے مقبول ہونے میں اختلاف
ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقبول ہے ف اور کفار کی توبہ یاس یقیناً مردود و نامقبول ہے
عرض۔ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے
کہ بنی آدم میں سے کوئی شخص زمین کے سوا کہیں نہ جائے گا اور یہ خطاب تمام بنی آدم
کو عام ہے تو چاہیے کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آسمان پر تشریف فرما نہ ہوں۔ ف
ارشاد۔ بے شک یہ عام ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو زمین پر قرار ہے عیسٰے
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرار زمین ہی پر ہے۔ زمین سے کوئی جدا نہ ہوگا اور اگر
معنی لیے جائیں کہ زمین سے کوئی کسی وقت جدا نہ ہوگا تو معراج جسدی سے بھی انکار
کرنا پڑیگا اور چاہیے کہ سمندر پر چلنا محال ہو کر اس وقت بھی زمین پر قرار نہیں ہوتا
لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ سمندر پر تھوڑی دیر کے واسطے چلا جانا زمین پر قرار ہونے
کے منافی نہیں۔
عرض۔ لیکن عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام تو کتنی صدیوں سے آسمان پر تشریف فرما

ف۔ مسلمان کی توبہ یاس کا قبول مختلف فیہ ہے صحیح یہی ہے کہ مقبول ہے۔
ف۔ اس شبہ کا جواب کہ آیہ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین جب عام ہے
تو حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر کیونکر ہیں۔
ف۔ یونہی ہوائی جہاز پر اڑنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخت کا ہوا پر جانا بعض اولیائے
کرام کا اپنی کرامت سے ہوا پر چلنا۔ مؤلف غفرلہ

تحریف شدہ ملفوظات

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت | 388 | حصہ سوم

جب فرعون ڈوبنے لگا بولا:

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (پ ۱۱، یونس: ۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

فرمایا گیا:

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ

اب ایمان لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا

(پ ۱۱، یونس: ۹۱)

کافر کی توبۂ یاس مقبول نہیں

عرض: حضور قرآن شریف میں آیا ہے:

وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ توبہ ان کی

ملفوظات

عبارت کرم تو دیکھنے والی
عبارت غائب ہے

بچے کی طرح ہے

ہوسکتا ہے۔امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نفس بچہ کی مثل ہے کہ اگر

ہے گااور اگر چُھڑادو چھوڑ دے گا۔(قصیدہ بردہ شریف،ص ١٤ ،مترجم)

عبارت غائب ہے

ور رُوح میں فرق ہے؟

لوم ہوتا ہے۔

ں،رُوح،قلب۔(یعنی دل) رُوح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نَفس وقلب اس

جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور مَعاذَ اللہ

ور خصوصاً کثرتِ بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے۔اب اس میں حق کے

حق سننے کی اِستِعدَاد (یعنی قابلیت) باقی رہتی ہے اور پھر مَعاذَ اللہ (عزوجل)

نہ دیکھ سکتا ہے، بالکل چوپٹ (یعنی ویران) ہو کر رہ جاتا ہے۔

کسے کہتے ہیں؟

مضغۂ گوشت (یعنی گوشت کے لوتھڑے) کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لَطِیفہ غَیبِیہ

یں جانب۔اور نفس کا مرکز زیر ناف ہے اسی واسطے شافعیہ سینے پر ہاتھ

ک نہ پہنچنے پائیں اور حنفیہ زیر ناف باندھتے ہیں۔ ع

بہ میل چوں پر شد نشاید گرفتن بہ پیل

یا جاسکتا ہے مگر جب اُمڈ پڑے تو پھر ہاتھی سے بھی بند نہیں کیا جاسکتا

ہ کشتن روز اول باید

ہی میں برائی کا خاتمہ کر دینا چاہئے۔

ے باندھیں جائیں تو وساوِس نہ پیدا ہوں۔

اصل ملفوظات

بعد کو لوگوں نے اس سے کہا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ وہ گھبرائی اور فوراً دربار میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع فرماتے ہیں اب میں صبر کرتی ہوں، ارشاد فرمایا: اَلصَّبرُ عِندَ الصَّدمَۃِ الاُولٰی صبر پہلی ہی بار کرتی تو ثواب ملتا پھر تو صبر آہی جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہو سکتا ہے۔ امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نفس بچہ کی مثل ہے کہ اگر اسکو دودھ پلاتے جاؤ جوان ہوجائیگا اور پیتا رہے گا اور اگر چھڑادو چھوڑ دیگا میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ١٨ یا ٢٠ برس کی تھی ماں اسکی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی

عرض۔ حضور نفس اور روح میں فرق اعتباری معلوم ہوتا ہے۔

ارشاد۔ اصل میں تین چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ نفس۔روح۔قلب، روح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس وقلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس اس کو ہمیشہ شر کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرتِ بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے۔ اب اس میں حق کے دیکھنے سمجھنے غور کرنیکی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے اور پھر معاذ اللہ اندھا کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے بالکل چوپٹ ہو کر رہ جاتا ہے (پھر فرمایا) قلب حقیقۃً اس مضغہ گوشت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفہ غیبیہ ہے جس کا مرکز یہ مضغہ گوشت ہے سینے کے بائیں جانب اور نفس کا مرکز زیر ناف ہے

ف: روح بادشاہ ہے اور نفس وقلب اس کے وزیر۔

ف: قلب کس طرح اندھا ہوجاتا ہے۔

ف: قلب کب ایسا ہوجاتا ہے کہ حق سن بھی نہ سکے۔

ف: قلب حقیقۃً ایک لطیفہ غیبیہ ہے۔

ف: نفس کا مرکز کہاں ہے۔

اصل ملفوظات

ہاں عملاً باصل المذہب یہی ہے کہ نکاح فی الحال فسخ ہوجاتا ہے۔

کسی مسلمان کو کافر کہدیا کیا حکم ہے۔

بطور سب و شتم کہا تو کافر نہ ہوا گنہگار ہوا اور اگر کافر جان کر کہا تو کافر ہوگیا

حضور ایک صاحب پہلے محدث صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں مدرسہ

تے تھے اب ان کی حالت یہ ہے کہ اکثر مخفی باتیں بتاتے ہیں لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے

غیرہ کی پابندی نہیں ہے۔

ایک صاحب اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے آپ کی خدمت

وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آتے

ور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں۔ آپ نے

ے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا

س رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دیدیں گے تو جان لوں گا کہ ولی

نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا۔

شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک

شخص کی دوسرے کے پاس رکھدی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے

ی مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جاکر سر ٹیک دیتا

لمان کو بطور شتم کافر کہنا اور کافر جاننا دونوں کا حکم۔

ض کشف دلیل ولایت نہیں۔ ف۳: ایک ولی اور بادشاہ کی حکایت

ر فتوے اس پر ہے کہ ارتداد زن سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی وہ تو بہ اور شوہر

ر رجوع پر مجبور کیجائے گی ورنہ امان اٹھ جائیگی۔ ۱۲ مؤلف عفی عنہ

کم مسلمان کے کافر کہنے کا ہے اور جو شخص باوجود جانتے ایمان و اسلام کلمات کفر بولے

ے اسکو کافر ہی کہا جائے گا کہ یہاں مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے۔

نی حضرت مولٰنا وصی احمد صاحب قدس سرہ العزیز ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں۔ اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھکر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا بس یہ سمجھ گئے کہ وہ صفت جو غیر انسان کے لئے ہو سکتی ہے انسان کے لیے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں۔

عرض ۔ مسمریزم کی حقیقت کیا ہے۔

ارشاد ۔ اصل اس کی تصحیح تصور ہے روح کی قوتوں کو ظاہر کرنا۔ روح کی بہت قوتیں ہیں۔ سبع سنابل شریف میں ہے تین صاحب جارہے تھے۔ دور سے ایک جنگل میں دیکھا کہ بہت آدمیوں کا مجمع ہے ایک راجہ گدی پر بیٹھا ہے حواری حاضر ہیں ایک ناچنے والی ناچ رہی ہے شمع روشن ہے۔ یہ صاحب تیر اندازی میں بڑے مشتاق تھے۔ آپس میں کہنے لگے کہ اس مجلس میں فسق و فجور کو درہم برہم کرنا چاہیئے کیا تدبیر کی جائے ایک نے کہا کہ راجہ کو قتل کردو کہ سب کچھ اسی نے کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اس ناچنے والی عورت کو قتل کرو۔ تیسرے صاحب نے کہا اسے بھی قتل نہ کرو کہ وہ خود نہیں آئی راجہ کے حکم سے آئی ہے اپنی غرض تو مجلس کا درہم برہم کرنا ہے اس شمع کو گل کرو۔ یہ رائے پسند ہوئی انھوں نے تاک کر شمع کی لَو پر تیر مارا، شمع گل ہوئی اب نہ وہ راجہ رہا نہ ناچنے والی نہ مجمع نہایت تعجب ہوا بقیہ رات وہیں گذاری جب صبح ہوئی دیکھا تو ایک اُلّو مرا پڑا ہے اور اس کی چونچ میں وہی تیر لگا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سب کام اُسی اُلّو کی روح کر رہی تھی۔ (پھر فرمایا) نمرود کے دروازہ پر ایک درخت تھا جس کا سایہ بالکل نہ تھا۔ جب ایک شخص اس کے نیچے آتا اس کے لائق سایہ ہوجاتا دوسرا آتا تو دوکے

لہ یعنی کشف ۲ہ یعنی جب وہ نماز کے پابند نہیں ولی نہیں کشف مسلم تو مسلم کبھی غیر مسلم کو بھی ہوتا ہے صاحب کشف ہونے سے ولی ہوجانا ضرور نہیں ۱۲

ف۱: مسمریزم کی حقیقت ۲: روح کی قوتوں کا ذکر

ف۳: نمرود کے دروازے کے درخت کی عجیب حکایت۔

تحریف شدہ ملفوظات

ری ہے۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الایۃ ۲۸۵، ج ۳، ص ۱۰۷ تا ۱۰۹ ملخصاً) کتابوں میں چار کے نام معلوم ہیں اور ان کے سوا

ف نازل ہوئے (جن کی حتمی تفصیل معلوم نہیں لہٰذا) یہی کہنا چاہیے کہ ہم تمام کتابوں پر ایمان لائے۔ اسی طرح فرمایا

سلہ" یہاں بھی تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح جتنے ملائکہ ہیں سب پر ایمان لازم ہے۔

(تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الایۃ ۲۸۵، ج ۳، ص ۱۰۷ تا ۱۰۹ ملخصاً)

کشتی پر نماز کا حکم

ض: اگر کشتی بیچ دریا میں کھڑی ہو اور کنارے اترنا ممکن ہو لیکن کوئی اترنے نہ دے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

شاد: پڑھ لے، جب کنارے پر اترے اعادہ کرلے۔

کلمۂ کفر بولنے پر عورت کے نکاح کا مسئلہ

ض: عورت سے اگر کلمۂ کفر نکل جائے تو نکاح ٹوٹے گا یا نہیں، بعد توبہ کے پھر تجدید نکاح کرے؟

شاد: ہاں۔ عملاً باصل المذہب یہی ہے کہ نکاح فی الحال فسخ ہوجاتا ہے۔ (یعنی اصل فقہ حنفی پر عمل کے مطابق حکم یہی ہے

روح کی قوتیں

ریزم" کی حقیقت کیا ہے؟

اس کی "تصحیح تصوُّر" ہے (یعنی) روح کی قوتوں کو ظاہر کرنا۔ روح کی بہت قوتیں ہیں۔

ایک اُلو کی روح کی کارستانی

نابل شریف میں ہے: "تین صاحب جارہے تھے۔ دور سے ایک جنگل میں دیکھا کہ بہت آدمیوں کا

دی پر بیٹھا ہے۔ حواری (یعنی درباری) حاضر ہیں۔ ایک فاحشہ ناچ رہی ہے۔ شمع روشن ہے۔ یہ صاحب

ے مشتاق (یعنی ماہر) تھے۔ آپس میں کہنے لگے کہ اس مجلس فسق و فجور (یعنی بری محفل) کو درہم برہم کرنا چا

ے؟ ایک نے کہا کہ راجہ کو قتل کردو کہ سب کچھ اسی نے کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اس ناچنے والی عورت

صاحب نے کہا: اسے بھی قتل نہ کرو کہ وہ خود نہیں آئی، راجہ کے حکم سے آئی ہے۔ اپنی غرض تو مجلس کا درہم

) اس شمع کو گل کرو۔ یہ رائے پسند ہوئی۔ انہوں نے تاک کر شمع کی لَو پر تیر مارا، شمع گل ہوئی۔ اب نہ وہ